۵۔ غزل

غنی اعجاز

پہلی بات : شاعر اپنی تخلیقی صلاحیت سے کام لے کر شعروں میں ایسا رنگ بھرتا ہے کہ الفاظ زندہ ہوجاتے ہیں۔ شاعری کی دیگر اصناف کے علاوہ غزل نے جدید دور میں اپنا دامن بہت وسیع کرلیا ہے۔عشق و محبت جیسے روایتی موضوعات کے علاوہ روزمرہ زندگی کے مسائل کو غزل نے نہایت کامیابی سے اپنے دامن میں سمولیا ہے۔غنی اعجاز کی غزلیں اسی مزاج کی نمائندگی کرتی ہیں۔

جان پہچان : غنی اعجاز کا اصل نام عبدالغنی تھا۔ وہ دسمبر ۱۹۲۹ء میں ضلع بلڈانہ کے پیپل گاؤں راجا میں پیدا ہوئے۔سولہ برس کی عمر میں انھوں نے شعرگوئی کا آغاز کردیا تھا۔غزل ان کی پسندیدہ صنف رہی ہے۔'دشتِ آرزو' اور 'گردِ سفر' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۲۰/دسمبر ۲۰۱۰ء کو اکولہ میں ان کا انتقال ہوا۔ان کے انتقال کے بعد ان کا کلیات 'ناشنیدہ' کے عنوان سے شائع ہوا۔

کچھ تو فکرِ عقبیٰ کر — یوں مت دنیا دنیا کر
خوئے وفا کو اپنا کر — دشمن کو شرمندہ کر
دریاؤں سے ناتا جوڑ — کہساروں میں رَستا کر
نیک کمائی محنت کی — اپنا خون پسینا کر
خانۂ دل میں پیار بسا — بغض و حسد کو چلتا کر
تیرا سایہ ، ساتھی ہوں — میری مان ، بھروسا کر

زندہ تیرا نام رہے
اعجاز ! اب کچھ ایسا کر

معانی و اشارات

عقبیٰ	-	آخرت
خو	-	عادت،طور طریقہ
بغض وحسد	-	عداوت، دشمنی، نفرت
چلتا کرنا	-	ہٹا دینا، ٹال دینا

غزل کے حوالے سے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

- جان پہچان کی مدد سے ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

غنی اعجاز
- اصل نام ←
- تاریخِ پیدائش ←
- تاریخِ وفات ←
- کلیات ←

- درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ پہلے شعر میں شاعر کیا نصیحت کر رہا ہے؟
۲۔ شاعر خوئے وفا کو کیوں اپنانا چاہتا ہے؟
۳۔ شاعر کس چیز کو ختم کرنے کے لیے کہہ رہا ہے؟
۴۔ شاعر دل میں کس چیز کو بسانا چاہتا ہے؟
۵۔ مقطع کے شعر میں شاعر نے کیا نصیحت کی ہے؟

- غزل سے اُس شعر کو نقل کیجیے جس میں حلال کمائی کا ذکر آیا ہے۔

عکس بر عکس

- غزل سے متضاد الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

- دریاؤں سے ناتا جوڑ
کہساروں میں رَستا کر

اس شعر کی روشنی میں تحریک دینے والا پیغام لکھیے۔

- غنی اعجاز کی غزل کے قافیے لکھیے۔

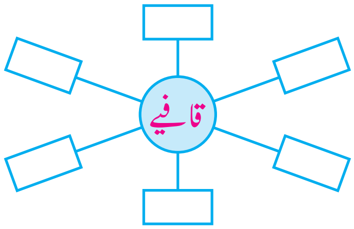

لغت کا استعمال

درج ذیل کے معنی لکھیے۔

۱۔ دنیا دنیا کرنا ←
۲۔ خون پسینا کرنا ←

تشبیہ

میر تقی میر کا یہ شعر آپ نے سنا ہوگا ۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

اس شعر میں لب (ہونٹ) کو گلاب کی پنکھڑی کی مانند بتایا گیا ہے۔ شعر میں جب ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند بتایا جاتا ہے تو اسے 'تشبیہ' کہتے ہیں۔ ان دونوں چیزوں میں کسی نہ کسی طرح کی مشابہت ہونا ضروری ہے۔

تشبیہ میں ایک چیز کو دوسری چیز جیسا بتانے کے لیے کچھ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ (اوپر کی مثال میں حرف 'سی') اس کے علاوہ 'کی طرح / جیسے / نما' وغیرہ الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان کو حروفِ تشبیہ کہا جاتا ہے۔

- مثنوی 'حزنِ اختر' سے تشبیہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

NRLPPE